Day: Date:

اسلامیات - اسائنمنٹ نمبر 2

Batch - 073 صائمہ رحمٰن -

سوال :
عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو کون کون سے مسائل کا سامنا ہے؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل بتائیں۔

جواب :

تعارف :

start with the summary of the answer as introduction.

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ اک عجیب تضاد کا شکار ہو چکی ہے۔ اک طرف تو مذہب سے آشنائی کم ہوتی جا رہی ہے اور دوسری طرف کٹر مذہبی عقائد کے مالک اسلام کے علمبردار بن کر بیٹھے ہیں۔ فرقہ وارایت، انتہا پسندی، جھوٹ، دھوکے بازی، قتل و غارت اور متعدد جرائم کا بڑھتا ہوا رجحان ہمارا معاشرتی نظام درہم برہم ہونے کا عکاس ہے۔ بے گناہ تختۂ دار پر اور گناہ گار سرِ بازار نظر آتے ہیں۔ انصاف ناپید ہو چکا ہے۔ دولت کی ہوس اور بے حسی معاشی نظام کو دیمک کی طرح چاٹتی نظر آتی ہے اور اقتصادی عدمِ استحکام کی وجہ بن رہی ہے۔ حاکم ذاتی مفاد کے لیے اجتماعی مفاد اور فلاح کو بالائے طاق رکھے ہوئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اور ہماری ان کمزوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرونی طاقتیں ہمیں باآسانی زیر کیے جا رہی ہیں چونکہ ہم کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھے ہیں، جبکہ اور ہمارے سامنے ہی ہمارے بھائیوں کے خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ خواب غفلت میں سوئی ہوئی امت مسلمہ کو جگایا جائے اور ان حالات کا مقابلہ کرنے پر غور کیا جائے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اللہ نے اپنے فضل سے نوازا اور ایک عالمگیر دین عطا کیا۔ جو کہ اک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ ہمارے تمام مسائل خواہ وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی ان کا حل ہمیں پہلے ہی عطا کر دیا گیا ہے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اسلامی نظام کو نافذ کیا جائے اور ہر سطح پر اس پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کے حل کی کچھ تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔ اخلاقیات کا جنازہ

اگر انفرادی سطح پر درپیش مسائل کو دیکھا جائے تو امت مسلمہ کو درپیش عام تر مسائل کی جڑیں اخلاقیات کی کمی سے جڑی نظر آتی ہیں۔

جھوٹ اور دھوکہ بازی

جھوٹ بولنا ہماری عادت بن چکی ہے۔ بے وجہ جھوٹ اک

Day:

Date:

ایسا معمول بن گیا ہے جسے ہم برائی تصور ہی نہیں کرتے۔
"بھائی پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں" جیسے چھوٹے اور معمول
کے جھوٹ سے لے کر بالکل خالص مال بنے تک، زندگی کا
ہر پہلو جھوٹ سے بھرا ہے۔

حدیث نبوی ہے۔

"بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا
جب تک کہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑنا
نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو"۔

اسی طرح سورۃ الحج میں ارشادِ الٰہی ہے:

one reference is enough for a single argument.

"اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو"۔

اسی طرح اک اور حدیث میں آتا ہے کہ:

"جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں"۔

جھوٹ کو تمام برائیوں کی جڑ" اور اس کے خاتمے سے ہمارا
معاشرہ بہت سی برائیوں سے پاک ہو سکتا ہے۔

keep the description of a single argument brief .

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

فرقہ واریت اور انتہا پسندی

فرقہ واریت اور انتہا پسندی کو اگرچہ اجتماعی مسئلہ شمار کیا جاتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو بنیادی طور پر یہ بھی اک انفرادی مسئلہ ہے جو پھیل کر اجتماعی شکل اختیار کرتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں احساس، برداشت اور درگزر کی کمی ہوتی جا رہی ہے۔ ہر شخص خود کو دوسرے سے اعلیٰ و برتر جاننے لگا ہے، عجز و انکساری ختم ہوتی جا رہی ہے اور اسکی جگہ غرور و تکبر لے رہا ہے۔ یہی اخلاقی کمزوریاں ہمیں فرقہ واریت اور انتہا پسندی جیسے مسائل میں گرفتار کر رہی ہیں۔

اسلام نے ہمیں مساوات، عجز و انکساری، حسنِ سلوک اور میانہ روی کا حکم دیا ہے۔ تمام انسانیت کو اولادِ آدم کہہ کر برابر کر دیا گیا۔

سورۃ النساء کی پہلی آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں اک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اسکا جوڑا پیدا کیا اور ان سے کثرت سے مرد و عورت پھیلا دیے"

اسی طرح سورۃ الحجرات میں ارشاد ہے۔

"سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔"

Scanned with CamScanner

Date:

Day:

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے :

"ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا"

اسلام نے ہمیں بھائی چارے اور باہمی محبت کا درس دیا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے کی تلقین کی ہے۔ امت وسط کہہ کر ہمیں انتہا پسندی کے بجائے اعتدال اور میانہ روی سکھائی گئی۔ کسی بھی فرقے کو کسی پر فضیلت نہیں دی گئی۔

حدیثِ نبوی ہے :

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں"۔

جب کسی کو کسی پر کوئی برتری نہیں تو باہمی انتشار سے خود کو کمزور کرنے کے بجائے کندھے سے کندھا ملا کر سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ آپس کی نفرتوں کو محبتوں سے بدلنے کی ضرورت ہے۔

اک اور حدیثِ نبوی ہے :

"تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں"۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

قہاری و جباری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

(علامہ اقبال)

۲۔ انصاف برائے فروخت

عالمِ اسلام کا اگر جائزہ لیا جائے تو عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ نظامِ عدل کاغذات میں دفن ہوگیا ہے، قانون کی گرفت کمزور ہو گئی ہے یا پھر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ انصاف کی خرید و فروخت چل رہی ہے جہاں پلڑا رشوت کا بھاری ہوا وہیں انصاف اس کے پلڑے میں جا گرا۔ اس صورتِ حال کا نتیجہ یہ ہے کہ بے قصور جیل کی چکی پیس رہے ہیں اور مجرم سرِعام پھر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ مجرم نڈر ہوگیا ہے اور جرائم ہر گلی کوچے میں دن دہاڑے ہو رہے ہیں۔ عدلیہ لوگوں کو انصاف اور حقوق کا تحفظ دینے میں ناکام ہو گئی ہے۔ حاکم اور بااثر لوگ جسے چاہتے ہیں حق بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔

اسلام نے ہمیں دوہرا نظامِ احتساب دیا ہے جو اس دنیا میں بھی انصاف کی تلقین کرتا ہے، حاکم اور قاضی (عدلیہ) کے فرائض بھی بتاتا ہے اور مجرموں کے لیے سزائیں بھی بتاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اسلام ہمیں یہ یقین بھی دلاتا ہے کہ اگرچہ کوئی اس دنیا میں سزا و جزا سے محروم بھی ہو مگر آخرت میں مکمل عدل ہوگا جب ہر معاملہ اللہ کی عدالت میں پیش ہوگا تو روزِ حشر سب کو پورا پورا انصاف ملے گا۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

عدل و انصاف کو فروغ دینے کے لیے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان اللہ یامر بالعدل والاحسان" (سورۃ النحل)

"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"

اللہ عادل ہے اور وہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حدیثِ نبوی ہے:

"عدل وانصاف والے حکمران کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔"

اسی طرح ایک واقعہ ہے کہ ایک معزز قبیلہ کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی۔ قبیلے کے لوگوں نے بدنامی کے ڈر سے اس عورت سفارش کی کہ اسے معاف کر دیا جائے اور چوری کی سزا (ہاتھ کاٹنا) سے آزاد کر دیا جائے تو آپؐ نے فرمایا:

"اے لوگوں! تم سے پہلے لوگ اسی لیے گمراہ ہوئے کہ اگر کوئی معزز شخص کوئی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی عام آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دیتے۔"

Day:

Date:

مزید فرمایا کہ

"اللہ کی قسم! اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ رضؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"

جب جنت کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضؓ کسی قانون سے بالاتر نہیں تو کیا ہم لوگ ان سے بھی اعلیٰ درجے ہیں کہ قانون سے معافی دے دی جائے۔

اخروی انجام کے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ کسی کی نیکی رائیگاں نہ جائے گی اور کسی کو اپنے جرم سے رخصت نہیں ملے گی۔

سورۃ الزلزال کی آیت 7-8 میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ۰ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۰

"پھر جو ذرہ برابر بھی بھلائی کرتا ہے اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرتا ہے اسے دیکھ لے گا۔"

تو گویا ہر طرح کے امتیازات سے بالاتر ہو کر اسلامی قانون کو رائج کرنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر یہ احساس عام ہو جائے کہ خدا دیکھ رہا ہے تو، اور اس جہاں میں سزا سے بچ جانے کی صورت میں بھی اگلے جہاں میں انجام کا سامنا کرنا پڑے گا تو برائی

Scanned with CamScanner

Day: Date:

کی شرح میں کمی ہوگی۔ اسی طرح جب نظامِ عدل نافذ ہوگا اور شریعت کے مطابق ہوگا تو ہر مجرم اپنے انجام سے ڈرے گا اور باقی لوگ سزا پانے والوں کو دیکھ کر نصیحت پکڑیں گے۔

۳۔ امتِ مسلمہ غربت کی چکی میں

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کی مالی حالت میں اک نمایاں گروہ بندی ہے۔ اک گروہ زیادہ تر مال و دولت سے مالا مال ہے جبکہ زیادہ تر طبقہ مالی تنگ دستی کا شکار ہے جبکہ کچھ کو تو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں۔ گزرتے وقت کے ساتھ امیر، امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ وقت کی تیز رفتاری کا مقابلہ کرتے کرتے لوگ اپنی زندگیوں میں اس قدر مصروف ہو چکے ہیں کہ کسی کو کسی کی خبر نہیں۔

غریبِ شہر ترستا ہے اک نوالے کو
اور امیرِ شہر کے کتے بھی راج کرتے ہیں

یہ مسئلہ صرف انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی بھی ہے۔ اس کے اجتماعی پہلو کو دیکھا جائے تو ترقی پزیر اسلامی ممالک مغرب کے سودی نظام کے چکر میں دھنسے ہوئے ہیں جہاں سے نکلنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن نظر آتا ہے۔ اور اس گرداب میں دھنسے ممالک ہمیشہ ہاتھ پھیلاتے ہی نظر آتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اگر حکومتی سطح پر اسلامی نظامِ معیشت کو نافذ کر کے سودی نظام کا خاتمہ کر دیا جائے تو امتِ مسلمہ کی معاشی حالت بہت بہتر ہو جائے گی۔

اسی طرح نظامِ زکوۃ اگر رائج کر دیا جائے تو دولت کی گردش ہوگی اور وہ چند ہاتھوں تک محدود نہیں رہے گی۔ اسلام میں زکوۃ کو اس قدر اہمیت دی جاتی ہے اس کے حکم بارہا نماز کے ساتھ آیا ہے۔

" اقیمو الصلوۃ واتو زکوۃ "

نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

" زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا قیامت کے دن جہنم میں ہو گا۔ "

اک اور موقع پر ارشاد فرمایا:

" وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو پیٹ بھر کر

Day:

Date:

سو جائے جب کہ اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔"

اسلام ہر معاملے میں اتنا بار یکی سے احکامات دیتا ہے کہ مسئلہ جڑ سے ہی ختم ہو جائے۔ اگر ہم اسلام کا معاشی نظام لاگو کریں اور اسی تعلیمات پر عمل کریں تبھی امتِ مسلمہ غربت کی چکی سے باہر نکل سکتی ہے اور غربت کی وجہ سے جنم لینے والی معاشرتی برائیوں سے بچ سکتی ہے۔

۴۔ نفس کے پجاری تخت و تاج کے مالک

بد قسمتی سے مسلم امت کے بیشتر حاکم طاقت کے نشے میں غرق، عیاشی میں مصروف ہیں۔ عوام الناس کے مفاد پر ذاتی نفع و نقصان کو ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے تخت و تاج کو بچانے کے لیے امت کو بیچ ڈالتے ہیں۔ اپنے ضمیر کا سودا کر دیتے ہیں۔

اسلام ہمیں اک مکمل نظامِ حکومت فراہم کرتا ہے جس میں خلیفۂ وقت کو حاکم کے بجائے قوم کا خدمت گار اور سربراہ بنایا گیا۔

"ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

صحابہ کرام رضؓ عہدہ لیتے ہوئے جواب دہی کے خوف سے گھبراتے

Day:

Date:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ وقت بنے تو فرمایا

"اگر دجلہ و فرات کے کنارے اک کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمر سے پوچھا جائیگا"۔

ان کے پوتے حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے جب خلافت سنبھالی تو اس قدر محتاط تھے کہ کوئی سرکاری خزانے سے ذاتی فائدہ نہ اٹھا لیں۔ اک عید کے موقع پر انکی بیوی نے بچوں کے عید کے کپڑوں کے لیے پیسے مانگے تو یہ کہہ کر معذرت کر لی کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں زکوۃ لینے والا کوئی باقی نہ رہا۔

اگر امت مسلمہ کے حکمران تخت و تاج کو سہولت اور رعایت سمجھنے کے بجائے اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اسے ایک ذمہ داری کے طور پر قبول کریں تو امت یقیناً بہت ترقی کرے گی۔

سورۃ التکاثر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"مال و دولت کی حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ قبر میں جا گرتا ہے"۔

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

۵۔ مسلمانوں کے خون کی بہتی نہریں

2025 کی 8 کھرب آبادی میں سے تقریباً 2 کھرب آبادی مسلمانوں کی ہے۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کا قتل و غارت جاری ہے اور کوئی روکنے والا نہیں کوئی ظالم کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ اک وقت تھا جب مسلمانوں نے دنیا کے بڑے حصے پر حکومت کی اور وقت کے بے تاج بادشاہ رہے اور آج مظلوم اور محکوم ہیں۔

۵ وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم ہوئے خوار تارکِ قرآں ہو کر

اسلام ہمیں بھائی چارے کا حکم دیتا ہے، کافر/ظالم کے خلاف آواز اٹھانے کا حکم دیتا ہے، بہادری کا مظاہرہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور جہاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔

حدیث محمدی ﷺ میں ارشاد ہے:

• مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔

مسلمانوں کو بار بار اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کی تلقین کی گئی ہے۔ اک اور مقام پر حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

"مومنوں کی مثال اک جسم کی طرح ہے
جب اس کا کوئی ایک عضو تکلیف
میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں
مبتلا ہو جاتا ہے"۔

علامہ اقبال نے ان حالات کے بارے میں کہا ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

مسلم امہ کو باہمی اتحاد کے ساتھ باطل کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بدر اور احد کے معرکے ہمارے لیے مثال ہیں جہاں 313 صحابہؓ نے 1000 سے زائد کفار کو اور سات سو صحابہ کرامؓ نے تین ہزار سے زائد کفار کو شکست دے کر جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا۔ وسائل صرف اک بہانہ ہیں، حقیقی فتح قوتِ ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

add more arguments.

a 20 marks answer should have around 15 arguments.

Scanned with CamScanner

Day: Date:

خلاصہ

آج امت مسلمہ معاشی، معاشرتی، سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے بہت زوال کا شکار ہے۔ وقت کے حاکم آج محکوم بن چکے ہیں۔ انفرادی و اجتماعی لحاظ سے امت مسلمہ کو عصر حاضر میں درپیش مسائل کا حل ہمیں آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام کی صورت میں عطا کیا گیا ہے، ایک مکمل ضابطۂ حیات سے نوازا گیا تاکہ وہ زندگی کے ہر پہلو میں ہماری بہترین رہنمائی کر سکے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اور انکی اہمیت دوبارہ سے اجاگر کی جائے۔ اس کے بعد اسلام کے فراہم کردہ اصولوں کے مطابق اسلامی ریاست کا قیام کیا جائے۔ صرف اسی طرح ہی امت مسلمہ کو درپیش مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

09

المائدہ کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"

"آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کر لیا۔"

the answer is lengthy and might affect your time management,

Scanned with CamScanner